حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم — مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

منکر کے لئے نار جہنم ہے مناسب — جو آپ سے جلتا ہے وہ جل جائے تو اچھا

منکرین میلاد کی طرف سے شائع کردہ اشتہارات، پمفلٹس کا قرآن وسنت کی روشنی
میں مدلل رد بنام

منکرین میلاد کے بارہ اعتراضات کے جوابات مع منکرین میلاد سے بارہ سوالات

پیشکش

مجلس علمائے اہل سنت (جنوبی لاہور)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم و آلہ وصحبہ اجمعین

منکرین میلاد کے بارہ اعتراضات مع جوابات

الحمد للہ حضور ﷺ کے یوم ولادت پر ہر سال خوشی منانا روزِ اول سے اہل ایمان کا طریقہ رہا ہے اوران شاء اللہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔اس خوشی کے اظہار کے لئے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ مختلف ذرائع اور طریقے استعمال کرتے ہیں۔جس میں جھنڈیاں لگانا، چراغاں کرنا،قرآن خوانی،نعت خوانی، درود وسلام وسیرت طیبہ کے بیان کی محافل کا انعقاد کرنا،لنگر تقسیم کرنا،گلیوں بازاروں کو سجانا وغیرہ اُمور شامل ہیں۔

اب کچھ عرصہ سے کچھ مدعیانِ اسلام میلاد شریف کے رد میں اشتہارات، پمفلٹ،رسالے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں،ایس ایم ایس کرتے ہیں۔اور میلاد شریف کے متعلق عوام الناس کے قلوب واذہان میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں۔اہل علم حضرات تو ان کو منہ توڑ جواب دیتے ہیں مگر کچھ کم پڑھے مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے جنم لینے لگتے ہیں۔

ہم یہاں اپنے مسلمان بھائیوں کی تشفی منانے کے لئے منکرین میلاد کی طرف سے اب تک قائم کردہ اعتراضات کو مع جواب تحریر کررہے ہیں،ملاحظہ فرمائیں؛

اعتراض نمبر 1:میلاد منانا شرک ہے۔

استغفر اللہ العظیم، جاہلوں سے رب تعالیٰ کی پناہ،منکر میلاد بغضِ مصطفیٰ ﷺ میں کس قدر علمی خیانت کا مرتکب ہورہا ہے کہ عید میلاد پر شرک کا فتوی چسپاں کردیا جب کہ عید میلاد النبی ﷺ کا مطلب ہی حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا ہے اور رب تبارک وتعالیٰ کی شان تو لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ہے۔یعنی نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا۔لہٰذا ولادت مصطفیٰ ﷺ پر خوشی منانے کو ان پڑھ، جاہل، متعصب ہی شرک کہہ سکتا ہے۔

منکر میلاد سے سوال: (۱) کسی کام کو شرک کہنے کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہے اگر میلاد شریف کے شرک ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل قطعی ہے تو بیان کریں ورنہ بلادلیل شرک کا فتوی لگا کر جہنم کے حق دار مت بنو۔

(۲) اگر عید میلاد النبی ﷺ منانا شرک ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ تم لوگ ۱۲ ربیع الاول کے دن "عید میلاد اللہ" کے قائل ہو، کیا تمہارے نزدیک رب کی پیدائش ثابت ہے؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ

اعتراض نمبر 2: میلاد منانا بدعت ہے

یہ اعتراض بھی معترض کی جہالت کی دلیل ہے، کیونکہ بدعت اس کام کو کہتے ہیں جس کی کوئی حقیقت اسلام میں نہ ہو جب کہ حضور ﷺ کی آمد کی خوشی منانا، حضور ﷺ کے ذکر پاک کی محافل کا انعقاد کرنا تو عین اسلام ہے اور اس کا قرآن و حدیث میں منقول ہوا اور انبیاء کرام و صحابہ کا معمول ہونا ہم ان شاء اللہ آگے ثابت کریں گے۔

یہاں ایک حدیث مبارک کو بیان کرنا ضروری ہے جس کو منکرین میلاد دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (بخاری: 2499، مسلم: 3241، سنن ابی داود: 3990)

اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

جبکہ اس کا درست ترجمہ یہ ہے: جس نے دین میں وہ بات پیدا کی جو دین کی قسم سے نہیں (بلکہ دین کی ضد اور مخالف ہے) تو وہ مردود ہے۔

اگر ان حضرات کے مطابق ترجمہ کیا جائے تو صحیح مسلم شریف کی اس حدیث مبارک کا کیا معنی کیا جائے گا جس میں اسلام میں اچھی اچھی بدعتیں (یعنی نئے کام) ایجاد کرنے کی اجازت خود رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے: مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَ لَا يُنْقَصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ. (صحیح مسلم: حدیث: 4830، سنن ابن ماجہ: حدیث: 203، مسند احمد: 18387، مصنف عبد الرزاق: حدیث: 21025، معجم کبیر طبرانی: حدیث: 2384، سنن دارمی: حدیث: 521)

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اس کے لئے اس کا اجر ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

پس ثابت ہوا کہ میلاد شریف کو بدعت کہنا بے بنیاد ہے اور معترض کی علم دین سے جہالت کی دلیل ہے۔

منکر میلاد سے سوال: اگر میلاد منانا بدعت ہے تو رائیونڈ اجتماع، مرید کے اجتماع، جشن صد سالہ دیوبند، ختم بخاری، مقابلہ حسن قراءت، سیرت النبی ﷺ کانفرنس، دفاع پاکستان کانفرنس، طلبا کانفرنس، یوم یکجہتی کشمیر، مفتی محمود (والد مولوی فضل الرحمٰن دیوبندی) کی برسی منانا کیسے جائز ہے؟

اعتراض نمبر 3: کیا صحابہ کرام نے میلاد منایا؟ دورِ نبوت میں یہ دن 23 مرتبہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 2 مرتبہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں 10 مرتبہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں 12 مرتبہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں 5 مرتبہ آیا، کیا انہوں نے میلاد منایا؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی' اے منکرِ میلاد تیری چوری پکڑی گئی۔ ہر وقت رَٹ تو قرآن و حدیث کی لگاتا ہے اور جب میلاد کی بات آئی تو خاص صحابہ کرام کے فعل سے دلیل کیوں طلب کی حالانکہ تمہارے اپنے لوگوں نے لکھا ہے کہ "مدعی سے صرف دلیل طلب کی جائے گی نہ کہ دلیلِ خاص۔" (انوارات صفدر، جلد 1، صفحہ 363 مطبوعہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان) مشہور دیوبندی مناظر امین صفدر اوکاڑوی نے لکھا ہے: "مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ یہ محض دھوکا اور فریب ہے کتاب و سنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عائد نہیں کی، اَن پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرائط پر دستخط لئے جاتے ہیں جو شرعاً باطل ہوتی ہیں یہ خاص مرزا قادیانی کی سنت ہے۔" (مجموعہ رسائل، جلد 1، ص 165 مطبوعہ ادارہ غلام احناف، لاہور)

بہر حال ہم اولاً قرآن پاک سے بیان میلاد ثابت کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے اپنے پاک کلام میں حضور ﷺ کا میلاد (تشریف آوری کا) بیان فرمایا ہے۔ بلکہ یہی نہیں ہر دور میں انبیائے کرام کا یہ معمول رہا کہ وہ اپنی امت کے سامنے حضور کا میلاد بیان کرتے۔ چند آیات پیشِ خدمت ہیں:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ (پارہ 3، آل عمران: 81) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (پارہ 6، المائدہ: 15) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا (پارہ 22، الاحزاب: 46-45) وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (پارہ 17، الانبیاء: 107) وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا (پارہ 19، الفرقان: 56)

بلکہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کی قسم ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ (پارہ 30، البلد: 3) یعنی قسم ہے والد کی اور قسم ہے مولود کی۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ "وَلَد" سے مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔ (المظہری، ج 1، ص 264، الکشاف، ج 4، ص 255، غرائب القرآن للنیشاپوری، زیر آیت)

حضور ﷺ اللہ عزوجل کا 'فضل'، 'رحمت' اور 'نعمت' ہیں اور فضل نعمت اور رحمت کے ملنے پر قرآنی حکم

ہے کہ خوشیاں منائی جائیں، اور رب کی نعمت کا خوب خوب چرچا کیا جائے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ. (پارہ 11، یونس: 58)

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ (پارہ 30، الضحیٰ: 11)

منکر میلاد سے سوال: کیا وہابی دیوبندی حضور ﷺ کو اللہ عزوجل کی نعمت، فضل اور رحمت تسلیم نہیں کرتے؟ اگر کرتے ہیں تو پھر حکم قرآنی کے امتثال حضور ﷺ کی آمد کا چرچا کیوں نہیں کرتے؟

حضور ﷺ نے خود صحابہ کرام کے مجمع میں اپنا میلاد بیان فرمایا:

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰی وَ رُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ وَ قَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

بے شک میں اللہ عزوجل کے ہاں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے خمیر میں تھے اور میں تمہیں پہلے کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو کہ انہوں نے میری وقت ولادت دیکھا بے شک اُن سے ایک نور خارج ہوا جس سے اُن کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے

(مسند احمد حدیث: 16525، مستدرک للحاکم: 4140، معجم الکبیر للطبرانی: 15032، شعب الایمان: 1374، صحیح ابن حبان: 6150)

صحابہ کرام اور محفل میلاد مصطفی ﷺ

امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا، ما اجلسکم تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا جلسنا نذکر الله عزوجل و نحمده علی ما هدانا للاسلام و من علینا بک. ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور اس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اس پر اس کی حمد وثنا بیان کرنے اور اس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا، اس کا ذکر کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، جلد 8، ص 278، رقم: 16057، کتاب الترغیب و الترہیب، رقم: 810، مسند امام احمد بن حنبل جلد 4، ص 92، رقم: 16960، نسائی، جلد 2، ص 310، رقم: 5428)

میلاد النبی ﷺ پر صحابہ کرام کی خوشیاں ملاحظہ کیں خود حضور اکرم نور مجسم ﷺ ہر سال نہیں بلکہ ہر پیر

کے دن روزہ رکھ کر اپنے میلاد کی خوشی مناتی صحابہ کرام نے پیر کے دن روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔" (صحیح مسلم، رقم: 1977، ابوداؤد، رقم: 2071، مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: 22997، 22952، 22917، 22908، 22904)

یہ تو چند ایک حوالہ جات قرآن و حدیث سے پیش کر دیئے ورنہ محفل میلاد کے جواز پر یہی دلیل کافی ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اس سے منع نہیں کیا گیا اور یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز منع نہ ہو وہ جائز ہوتی ہے۔ اسی قاعدے کو وہابی مولوی ثناء اللہ نے مسجدوں میں محراب کے جواز پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ، جلد 1، ص 476، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

ہم نے قرآن و حدیث و تعامل صحابہ سے میلاد کے دلائل پیش کئے اب ذرا خبر منکرین میلاد کے گھر کی بھی لینی ضروری ہے۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ یہ لوگ ہم سے صحابہ کے عمل سے دلیل کا تقاضا کرتے ہیں اور خود لکھتے ہیں کہ صحابہ کا قول حجت (دلیل) نہیں۔ چند حوالے پیش خدمت ہیں:

وہابی مولوی محمد جوناگڑھی نے اپنی کتاب "طریق محمدی" میں لکھا، "بہت سے صاف صاف موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان میں غلطی کی۔" (طریق محمدی، صفحہ 78، مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری طلاق ثلاثہ کے بارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو رد کرتے ہوئے لکھتا ہے: "ہم اسے کیوں مانیں ہم "فاروقی" تو نہیں، ہم محمدی ہیں ہم نے ان کا کلمہ تو نہیں پڑھا۔" (فتاویٰ ثنائیہ جلد 2، صفحہ 252 مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

وہابیوں کے نزدیک فعل صحابہ حجت نہیں

وہابیوں کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے "فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے۔" (فتاویٰ نذیریہ، جلد 1، ص 622 مطبوعہ اہل حدیث اکیڈمی، کشمیری بازار لاہور) مزید لکھتا ہے: "اس سے حجت نہیں لی جا سکتی کیونکہ صحابی کا قول ہے" (فتاویٰ نذیریہ جلد 1، ص 340)

مولوی رئیس ندوی غیر مقلد وہابی لکھتا ہے: "ایک سے زیادہ واضح مثالیں ایسی موجود ہیں جن میں حضرت عمر یا کسی بھی خلیفہ راشد نے نصوص کتاب وسنت کے خلاف اپنے اختیار کردہ موقف کو بطور قانون جاری کر دیا تھا۔" (تنویر الآفاق، ص 108 مطبوعہ صہیب اکیڈمی، کوٹلی ضلع شیخوپورہ)

وھابی عقیدہ: نبی کی رائے بھی حجت نہیں

وھابی مولوی محمد جوناگڑھی اپنی کتاب طریق محمدی میں لکھتا ہے: "جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو، اس دین والے آج ایک امتی کی رائے کو دلیل سمجھنے لگے۔" (طریق محمدی، صفحہ 59 مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

سوچنے کی بات: جب وہابیہ کے نزدیک نبی وصحابہ کی بات دلیل نہیں تو پھر محفل میلاد کے جائز ہونے کے لئے صحابہ کرام کے فعل سے دلیل کا تقاضا کیسا!!!

منکر میلاد سے سوال: اب ہم منکر میلاد کا سوال سی پر لوٹاتے ہیں، قرآن وحدیث میں دکھاؤ کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی محفل کرنے سے منع کیا ہو، رسول اللہ ﷺ نے اپنی 23 سالہ حیات ظاہری میں اس عمل سے منع کیا ہو، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 2 مرتبہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں 10 مرتبہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں 12 مرتبہ، علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے دور میں 5 مرتبہ آیا، کیا انہوں نے میلاد سے روکا؟ اگر نہیں تو پھر وہابیہ کا آج میلاد سے روکنا، پمفلٹس چھاپنا، اشتہارات آویزاں کرنا، کتب تحریر کرنا کہاں سے ثابت ہے؟ لاؤ کوئی ایک دلیل ہی لاؤ۔ **فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی و قودھا الناس والحجارۃ**

اعتراض نمبر 4: اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں یہ دن "عید" کیسے ہے؟ اور اگر عید ہے تو اس میں کتنے رکعت نماز ادا کرنی چاہیے اس کی تکبیرات کتنی ہیں؟

یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں سراسر جہالت ہے، حالانکہ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ جمعہ، ایام تشریق، یوم عرفہ بھی عید کا دن ہے۔ احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا **یَوْمُ الْجُمعة عید** یعنی جمعہ کا دن عید ہے (مستدرک للحاکم، جلد 1، ص 603)

جمعہ ایسی عید ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے **ان یوم الجمعة سید الایام واعظمھا عنداللہ و ھو اعظم عنداللہ من یوم الاضحی و یوم الفطر** یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر دونوں سے افضل ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، باب الجمعہ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1084، مسند ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: 814، معجم الکبیر للطبرانی: 4511-4512)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **یوم عرفة و یوم النحر و ایام**

تشریق عیدنا اھل الاسلام وھن ایام اکل و شرب یعنی عرفہ کا دن قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہمارے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 600)

اس کے علاوہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا منقول ہے: ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و آخرنا و اٰیۃ منک وارزقنا وانت خیر الرازقین یعنی اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما تا کہ وہ ہمارے لئے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تُو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (پارہ 7، مائدہ: 114)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو دسترخوان نازل ہونے کے دن کو عید قرار دیں تو جس دن فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات ﷺ دنیا میں جلوہ گر ہوں وہ دن کیونکر نہ عید قرار پائے؟ رہا سوال نماز مع اضافی تکبیرات کا، تو یہ اللہ عزوجل کا اس امت پر فضل در فضل ہے کہ اس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں اس دن کوئی اضافی عبادت فرض نہ کی۔ جہاں تک منکرین کے اعتراض کی بات ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ یہ قاعدہ قرآن وسنت میں کہاں منقول ہوا کہ جو دن عید کا ہوگا اس میں لازما اضافی عبادت بھی امت پر واجب ہوگی حالانکہ ایام تشریق، یوم عرفہ، جمعہ بھی عید کے دن قرار پائے تو اس دن کون سی اضافی عبادت لازم ہوئی؟

منکر میلاد سے سوال: مذکورہ بالا احادیث کی رُو سے تو اہل اسلام کی پچاس (50) سے زائد عیدیں ثابت ہوتی ہیں آپ نے دو (2) عیدوں کی قید کہاں سے لگائی؟

اعتراض نمبر 5: حضور ﷺ کا یوم ولادت 12 ربیع الاول کو نہیں بلکہ 9 ربیع الاول ہے۔

حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی تاریخ کے متعلق مؤرخین کی آرا مختلف ہیں مگر جس تاریخ پر کثیر ائمہ محدثین و علمائے سیر نے اتفاق کیا وہ بارہ ربیع الاول ہی ہے خود منکرین میلاد کے سرکردہ حضرات کی کتب سے حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی تاریخ 12 ربیع الاول ثابت ہے۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

سند صحیح کے ساتھ ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ، جلد 1، ص 274 میں لکھی ہے امام ذہبی نے تلخیص المستدرک جلد 2، ص 603، السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد 1، ص 167، شعب الایمان للبیہقی جلد 2، ص 458، تاریخ الامم والملوک جلد 1، ص 125، دلائل النبوۃ جلد 1، ص 74، عیون الاثر، جلد 1، ص 39، تاریخ ابن خلدون جلد 2، ص 4، مواھب اللدنیہ جلد 1، ص 142 وغیرہ بے شمار کتب تاریخ وسیرت میں مذکور ہے۔

منکرین میلاد میں سے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ارشاد العباد فی عید المیلاد صفحہ 5، ابوالحسن علی الحسینی

ندوی دیوبندی نے المسیرۃ النبویہ، ص 99، مفتی شفیع کراچوی دیوبندی والد مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے سیرت خاتم الانبیاء، ص 10، سلیمان ندوی نے رحمت عالم، ص 8، اسلم قاسمی دیوبندی ولد قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے سیرت پاک صفحہ 22، ولی رازی دیوبندی نے حادی عالم صفحہ 43، مولوی مودودی نے سیرت سرور عالم، صفحہ 93، نواب صدیق حسن خان بھوپالی وہابی نے الشمامۃ العنبریہ، ص 17 اور مولوی عبدالستار وہابی نے اکرام محمدی، ص 270، پر تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہی لکھی ہے۔

منکر میلاد سے سوال: اگر آپ کی بات مان بھی لیں کہ میلاد شریف کی تاریخ 9 ربیع الاول ہے تو کیا آپ حضرات 9 ربیع الاول کو عید میلاد منایا کریں گے۔

اعتراض نمبر 6: یہ مانا کہ ولادت 12 ربیع الاول کو ہوئی تو وصال بھی تو 12 ربیع الاول کو ہوا، اس دن صحابہ کرام رور ہے تھے لہذا اس دن خوشی منانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

ہم اس ضمن میں منکرین میلاد ہی کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

مولوی اشرفعلی تھانوی نے نشر الطیب کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ وصال پیر کو ہوا اس روز بارہ (12) کسی طرح نہیں آتی۔ (نشر الطیب، ص 349) حافظ سعید کی جماعۃ الدعوۃ (اہل حدیث تنظیم) نے وصال نبوی کی تاریخ یکم ربیع الاول 11 ہجری لکھی ہے۔ (مجلہ الدعوۃ مارچ 2007، ص 14) مفتی تقی عثمانی اور مفتی رفیع عثمانی کے والد مفتی شفیع دیوبندی نے لکھا ہے کہ وفات کسی طرح بھی 12 ربیع الاول کو نہیں تھی۔ (سیرت الانبیاء، جلد 1، ص 119) قدیم مورخ موسیٰ بن عقبہ جو ثقہ ترین مورخ تھا اس نے بھی یکم ربیع الاول لکھی ہے۔ علامہ سہیلی نے بھی اس کو صحیح قرار دیا، علامہ شبلی نعمانی اور سید سلمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ میں تفصیلی بحث کر کے یکم ربیع الاول کو ہی یوم وفات قرار دیا ہے۔ (سیرت النبی جلد 2، ص 104، قصص النبیین مترجم جلد 5، ص 351، مکتبۃ العلم، لاہور)

اگر فرض کرلیں کہ وصال 12 ربیع الاول کو ہی مان لیا جائے تو یاد رکھیں سوگ صرف تین (3) دن ہے سوائے بیوہ کے لئے (بخاری، رقم: 1281، مسلم: 2730، ابوداؤد: 1954، ترمذی: 1116، نسائی: 3443، ابن ماجہ: 2072) یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ ﷺ ایک لمحہ کے لئے موت کا ذائقہ اپنی شان کے لائق چکھنے کے بعد زندہ ہیں جیسا کہ صحیح احادیث مبارکہ میں ہے اور آپ ﷺ کی زندگی دنیا کی سی ہے جیسا کہ المہند علی المفند (صفحہ ۳۸ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور) میں بھی ہے۔

اگر 12 ربیع الاول کو ہی یوم ولادت اور یوم وصال تسلیم بھی کر لیا جائے تو پیدائش کی خوشی منائی جائے گی اور

وفات کا غم نہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جمعہ کو سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اور اپنی عمر مبارک گزار کر جمعہ کو ہی ان کا وصال ہوا۔(ابو داؤد: 1047، نسائی: 1375، ابن ماجہ: 1084، مسند احمد: 16262) اور جمعہ کو اللہ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔(ابن ماجہ: 1098، موطا امام مالک: 131)

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے: "یہ وفات بھی امت کے لئے مظہر رحمت الٰہیہ ہوئی اور جب آپ سبب رحمت ہیں تو خود کس درجہ مورد رحمت ہوں گے تو یہ وفات خود آپ کے لئے بھی نعمت عظمٰی ہوئی" (نشر الطیب، ص196 مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی، کراچی)

وہابی حضرات ذرا اپنے امام کا قول بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے: "عورت کو اپنے خاوند کے مرجانے پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا فرض ہے اگر نہ کرے تو گناہگار ہوگی اس کے سوا تمام سوگ حرام ہیں خواہ وہ کسی پیغمبر پر ہو یا صدیق پر یا شہید پر موت یا قتل یا شہادت کے دنوں میں ہو یا اور دنوں میں اس حکم میں کسی کی تخصیص نہیں" (صراط مستقیم، ص120، مطبوعہ اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور)

منکرین میلاد سے سوال: دیوبندی وہابی حضرات کو کل قیامت کے دن اللہ سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ جمعہ کو ہی تخلیق آدم اور وصال کے باوجود عید کیوں بنایا گیا۔ اور خوشی کا دن بنا کر سوگ اور افسوس سے منع کیوں کر دیا گیا؟

اگر مان لیا جائے کہ 12 ربیع الاول کو وصال ہے تو آپ حضرات کوئی غم کی مجلس کا ہی انتظام کر لیا کریں۔

اعتراض نمبر 7: اس دن چراغاں کرنا درست نہیں۔

امر خیر میں خرچ کرنا ہرگز اسراف نہیں۔ عربی کا مقولہ ہے لَا اِسْرَافَ فِي الْخَيْرِ لَاخَيْرَ فِيْ الْإِسْرَافِ یعنی نیکی کے کام میں خرچ کرنا اسراف نہیں اور اسراف میں کوئی خیر نہیں۔

غلامان مصطفٰی اپنی حسب توفیق چراغاں کرتے ہیں ورنہ حضور ﷺ کی شان تو ایسی ارفع و اعلیٰ ہے کہ ان کی ولادت کے موقع پر خود رب قدیر نے چراغاں فرمایا اور ایسا چراغاں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس روشنی میں شام کے محلات دیکھ لئے۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

مسند احمد، حدیث: 16525، مستدرک للحاکم: 4140، معجم الکبیر للطبرانی: 15032، دلائل النبوۃ للبیہقی: جلد 1، ص20، شعب الایمان: 1374، صحیح ابن حبان: 6150

تاہم چراغاں کرنے کے لئے چوری کی بجلی استعمال کرنا حرام ہے۔

منکر میلاد سے سوال: کیا چراغاں کرنا مطلقاً یعنی بالکل حرام ہے یا صرف میلاد مصطفیٰ ﷺ کے لئے چراغاں کرنا حرام ہے اور اپنے خاندان کی تقریبات یعنی شادی وغیرہ کے موقع پر کرنا جائز ہے؟ اگر اس موقع پر جائز ہے اور یہاں ناجائز تو کوئی ایک حدیث خواہ ضعیف ہی ہو پیش فرمادیں۔

اعتراض نمبر 8: جھنڈا لگانا کہاں سے ثابت ہے؟

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر جھنڈا لگانا سنت جبریل امین ہے (الخصائص الکبریٰ للسیوطی، جلد 1، ص 82)

منکر میلاد سے سوال: کیا صرف میلاد کا جھنڈا لگانا ناجائز ہے اور اپنے ملک اور تنظیم کا جھنڈا لگانا جائز ہے؟ سپاہ صحابہ اور جماعۃ الدعوۃ، جماعت اسلامی، اسلامی جمعیت طلبہ کا جھنڈا کہاں سے ثابت ہے؟

اعتراض نمبر 9 جلوس میلاد بے اصل ہے؟

یہ بھی آپ حضرات کا فریب ہے، ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور ﷺ موضع غمیم پہنچے تو بریدہ اسلمی اپنے ستر (70) ساتھیوں کے ساتھ دامن اسلام سے وابستہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے اور اپنے عمامہ کو نیزے پر ڈال کر جھنڈا بنایا اور حضور ﷺ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاء الوفا، جلد 1، ص 243)

منکر میلاد سے سوال: کیا صرف نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے موقع پر جلوس نکالنا ناجائز ہے؟ اور ۵ فروری کو یوم یکجہتی کشمیر پر کشمیر ریلی، مہنگائی اور لوڈشیڈنگ کے خلاف احتجاجی ریلی نکالنا جائز ہے؟ جماعت اسلامی آئے روز احتجاجی ریلیاں اور دھرنوں کی کال دیتی ہے یہ کہاں سے ثابت ہیں؟

اعتراض نمبر 10: عید میلاد النبی ﷺ کی ابتدا ایک فضول خرچ، عیاش طبع بادشاہ ملک مظفر ابوسعید (شاہ اربل) کی ایجاد ہے؟

اول تو عرض ہے کہ میلاد کی ابتداء رب تعالیٰ نے خود فرمائی اور پھر ہر دور کے انبیائے کرام علیہم السلام اس کا درس دیتے رہے، خود حضور ﷺ نے اپنا میلاد بیان فرمایا جیسا کہ دلائل کے ساتھ اوپر وضاحت کی جاچکی، ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ شاہ اربل حکومتی سطح پر میلاد منانے کا اہتمام کرتا، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب سے اول شاہ اربل نے حکومتی سطح پر عید میلاد منانے کو رواج دیا بلکہ امام عزالدین ابن اثیر شیبانی نے لکھا ہے کہ سن 484ھ میں جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی جنگی مہمات سے فارغ ہوکر دوسری مرتبہ بغداد آیا تو اس نے خوب دھوم دھام سے میلاد منایا۔ (الکامل فی التاریخ، جلد 8، ص 349) اس کو امام ذہبی نے بھی تحریر کیا ہے۔ (تاریخ اسلام، حوادثات: ص 484) مولوی حسن مثنی ندوی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ (سیارہ ڈائجسٹ،

رسول نمبر: جلد 2، ص 411)

شاہ اربل کے کردار کے متعلق ہمیں تمہارے مولویوں کی بجائے اپنے جلیل القدر عظیم الرفعت ائمہ ومحدثین حضرات کی رائے عزیز ہے۔ حافظ ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، شیخ ابن خلکان، امام ذہبی، امام قزوینی، شیخ مبارک حفیانی، امام ابوشامہ، شیخ محمد قادری اور سبط ابن جوزی نے شاہ اربل کو نہایت متقی، عادل، کفایت شعار، بہادر، جرات مند، دانا حاکم تحریر کیا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں: (الحاوی للفتاوی، جلد 1، ص 190، 189، حسن المقصد للسیوطی، وفیات الاعیان، جلد 3، ص 539، العبر فی خبر من غبر، جلد 2، ص 224، سیر الاعلام النبلاء، جلد 16، ص 275، آثار البلاد واخبار العباد، ص 290، شذرات الذہب، جلد 5، ص 140)

منکر میلاد سے سوال: بچہ بچہ جانتا ہے کہ قرآن پاک پر اعراب ایک نہایت ہی فاسق وفاجر حاکم حجاج بن یوسف نے لگوائے تھے تو کیا وہابی، دیوبندی حضرات اس کے لگائے گئے اعراب والے قرآن پڑھنے کو بھی جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟ مزید یہ کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ۶۴ھ میں رسول اللہ ﷺ کی خواہش کے مطابق کعبۃ اللہ میں دو دروازے شرقاً غرباً لگوا دیئے، حجاج نے اس کو بھی ختم کر کے دوبارہ قریش مکہ کی بنیادوں پر تعمیر کروا دی اور آج تک کعبۃ اللہ کی عمارت انہی بنیادوں پر ہے کیا وہابیہ دیوبندیہ حضرات کے نزدیک اس فاسق فاجر کی قائم کردہ عمارت کا طواف کرنے سے حج بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

اعتراض نمبر 11: شاہ اربل نے ایک کذاب دنیا پرست مولوی عمر بن حسن دحیہ کلبی کو ایک ہزار درہم کا لالچ دے کر یہ بدعت ایجاد کروائی؟

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مولانا عمر بن حسن دحیہ کلبی المعروف شیخ دحیہ پر یہ سراسر بہتان ہے، ہم اس بابت بھی تمہارے دو ٹکے کے بازاری مولویوں کی نہیں بلکہ اپنے جلیل القدر ائمہ ومحدثین کی رائے عزیز ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے شیخ دحیہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی میلاد پر لکھی گئی کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر کا مطالعہ کیا اور اس سے نہایت ہی قیمتی اور خوبصورت باتیں نوٹ کر لیں۔ (البدایہ، جلد 13، ص 155) حافظ ابن کثیر نے آپ کو نہایت ہی صالح اور زاہد لکھا ہے، شیخ جمال عزون نے آپ کو عالم اور حافظ حدیث لکھا ہے (مقدمۃ الایات، 101) شیخ ابن نجار، شیخ منصور بن سلیم سکندانی، امام ابن سید الناس، امام ذہبی، امام ابن ملقن نے آپ کی تصانیف کو نہایت سراہا ہے (حاشیۃ المختصر المحتاج، جلد 3، ص 99، الذیل علی تکملۃ الاکمال، ص 349، میزان الاعتدال، جلد 3، ص 188، البدر المنیر، جلد 1، ص 291)

اعتراض نمبر 12: جو میلاد نہیں مناتا اس کو گستاخ کہا جاتا ہے۔

العیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ بھی آپ لوگوں کا بہتان ہے ورنہ اہل سنت میلاد نہ منانے والوں کو گستاخ نہیں کہتے، ہاں یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ میلاد نہ منانے والے گستاخ ہی ہیں۔ اور یہ گستاخ ہوا ان کا میلاد نہ منانے کی وجہ سے نہیں بلکہ دیگر کئی وجوہات کی وجہ سے ہے جس کا بیان یہاں کرنا مناسب نہیں۔

آپ حضرات (وہابی، دیوبندی) اگر میلاد منا بھی لیں تو بھی گستاخی کے زمرے سے نہیں نکل سکتے جب تک ان صریح کلمات شنیعہ سے توبہ نہ کرلو جو کہ تم لوگوں نے شان الوہیت ورسالت میں اپنی کتب میں رقم کررکھے ہیں۔ تاہم تمہارے ہی سرکردہ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ جو میلاد کی خوشی نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریۃ، ص 12 مطبوعہ فاران اکیڈمی، اردو بازار لاہور)

منکر میلاد سے سوال: اہل سنت میں سے کئی حضرات ایسے ہیں جو اپنی مفلسی کی وجہ سے محافل میلاد کا انعقاد نہیں کرپاتے مگر وہ خود کو گستاخ نہیں سمجھتے آخر کار یہ کھٹکا آپ ہی کے دل میں کیوں پیدا ہوا؟

قارئین کرام آپ نے منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے مختصر جوابات ملاحظہ فرمائے اور اب آپ کو چاہیے کہ ہر جواب کے آخر میں منکرین میلاد پر قائم کیے گئے سوالات کا جواب ان سے طلب کریں۔ جو کہ ان شاء اللہ تا صبح قیامت نہ دے سکیں گے۔

عیدمیلادالنبیﷺ کے جواز پر منکرین میلاد کے اکابرین کی رائے:

اب ہم عید میلاد کے جواز پر کچھ حوالہ جات منکرین میلاد کے اکابرین سے پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

حاجی امداد اللہ: محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص 13)

نوٹ: امداد المشتاق ص 88، شمائم امدادیہ ص 68، پر بھی ذکر وقیام کو درست کہا ہے۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی: جب ابولہب جیسے کافر کے لیے میلاد النبیﷺ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔ (احسن الفتاویٰ ج 1 ص 347)

رشید گنگوہی نے خلیل انبیٹھوی کو کتاب "تواریخ حبیب الہ" دے کر محفل میلاد میں وعظ کے لیے بھیجا۔ (تذکرۃ الرشید ج 2 ص 284)

قاسم نانوتوی دیوبندی سے پوچھا گیا آپ میلاد نہیں کرتے مولانا عبدالسمیع کرتے ہیں کہا ان کو حضورﷺ سے

محبت زیادہ ہے دعا کرو ہمیں بھی زیادہ ہو جائے۔ (سوانح قاسمی ج 1 ص 471 سفرنامہ لاہور ولکھنو، ص 228، مجالس حکیم الامت ص 124)

ثناءاللہ امرتسری وہابی: بارھویں (میلاد شریف کرنا) ایصال ثواب کی نیت سے درست ہے اختلاف اٹھ جاتا ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ج 2 ص 71)

عبداللہ لاہوری وہابی: میلاد شریف کرتے وقت قیام کرنا مستحسن سمجھتے ہیں۔ (اہلحدیث کا مذہب ص 35)

وحیدالزمان وہابی: فاتحہ و میلاد کا انکار جائز نہیں (هدیة المهدی ص 118) مزید اس نے محفل میلاد کو اچھی چیز قرار دیا ہے (تیسیر الباری ج 2 ص 177)

مزید لکھا: کرسمس کے دن جو حضرت عیسیٰ کا یوم ولادت ہے خوشی کرنا، ہمارے نبی ﷺ کی ولادت والے دن کی خوشی کرنے کی طرح ہے اور ہم تو حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور تمام نبیوں کی ولادتوں کے دن خوشی کرنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ (هدیة المهدی ص 46) مزید لکھا ہے: معتبر قول یہی ہے کہ محفل میلاد جائز ہے، کیونکہ یہ ثواب کی نیت سے ہی ہوتی ہے۔ پھر اس میں بدعت کا کیا دخل ہے۔ (هدیة المهدی ص 46)

نواب صدیق وہابی نے کہا: جسے آپ کے میلاد کا حال سن کر اور آپ کے میلاد کی خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں (الشمامة العنبریہ ص 12)

وہابیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتا ہے "اسی طرح نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کی تعظیم کا معاملہ ہے مسلمان یہ چیز یا تو عیسائیوں کی تقلید میں کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم ولادت میں عید مناتے ہیں یا پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بدعت پر نہیں بلکہ اس محنت اور اجتہاد پر انہیں ثواب دے گا۔" (اقتضاء الصراط المستقیم ترجمہ و تلخیص بنام فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے، ص 73 مترجم مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی)

ابن تیمیہ اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتا ہے "ولادت نبوی کے وقت کی تعظیم اور اسے عید بنانے میں بعض لوگوں کو ثواب عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ ثواب ان کی نیک نیتی اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے ہوگا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم، ص 77 مطبوعہ دارالسلام، لوئر مال سیکرٹریٹ، لاہور)

☆☆☆☆☆